ولی اللٰہی سلسلۂ تصوف کی معرکہ آراء کتاب

انفاس العارفین

مصنف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۱۴ھ ـــــ ۱۱۷۶ھ

مترجم

پیر سید محمد فاروق القادری ایم اے



فرید بک سٹال لاہور

نہ ہوا تو انہیں یقین ہو گیا کہ وہ کامل ہو گئے ہیں۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ) کہتا ہے کہ درندوں وغیرہ سے اِن عُرفا کا نہ ڈرنا اس وقت ہوتا ہے جب یہ نفوسِ قدسیہ عالمِ کثرت سے بے خبر ہو کر ذاتِ واحد کے دیدار کی تجلیات میں مستغرق ہوتے ہیں، ورنہ بعض حالات میں یہ لوگ عام بشری خصوصیات سے مستثنٰی نہیں ہوتے۔

ایک تسامح اور اُس کا ازالہ

غوث اعظم سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کی مجلس میں انبیائے کرام اور اولیائے عظام تشریف لایا کرتے تھے' کی تاویل کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ حقیقت رُوح جو کہ تمام کائنات میں جاری وساری ہے سے واصل تھے' اس لیے آپ اسی مرکز ومنبع ہدایت سے گفتگو (وعظ وتبلیغ) فرمایا کرتے تھے' جہاں سے دوسرے اولیائے کرام یا انبیاء علیہم السلام فیضان حاصل کرتے ہیں۔ اسی بات کو تسامُح کے ساتھ اس طرح بیان کیا گیا کہ آپ کی مجلس میں انبیائے کرام تشریف لاتے تھے۔

حقیقت تعوّذ

فرمانِ باری ''واذا قرأت القرٰان فاستعذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم'' (اور جب تو قرآن کی تلاوت کرے تو خدائے بزرگ و برتر کے حضور شیطان مردود سے پناہ مانگ) کی تفسیر میں فرمایا کہ تو شیطان سے چھٹکارا حاصل کر اور اس کے شر سے دُور رہ اور یہ اس لیے کہ قرأت قرآن کے وقت دل مالکِ حقیقی کے ساتھ لگا ہوا ہونا چاہیے اور دنیا و آخرت سے بالکل بے نیاز اور درحقیقت یہی تعوّذ (پناہ) معتبر ہے' اگرچہ بظاہر الفاظ تعوّذ استعمال نہ بھی کیے جائیں۔

قصہ ٔ خالد بن سنان کی تشریح

خالد بن سنان کے اس قصے کہ انہوں نے وصیّت کی تھی کہ مرنے کے چالیس دن بعد انہیں قبر سے باہر نکالا جائے تاکہ وہ عالم برزخ کے بارے میں بتاسکیں' کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ جو مر گیا اور عالمِ برزخ میں پہنچ گیا' اس کا دوبارہ اس بدنِ ناسُوتی میں جو کہ قابل تجزی' تبعیض اور خرق والتیام ہے' واپس آنا ممکن نہیں۔ البتہ اس کا بدنِ مثالی میں لوٹ آنا

اس لیے ممکن ہے کہ بدن مثالی قابل تجزی اور خرق والتیام نہیں اور یہ رُوح جسدِ ارواح، روح اجساد، شخصِ اعمال واطلاق، ظہور معانی بصورِ مناسبہ اور اشباح جسمانیہ میں مشاہدہ ذوات مجرّدہ جیسے حضرت جبرئیل، دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے، آسکتی ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کی متشکل رُوحیں اور مشاہدۂ خضر علیہ السلام وغیرہ یہ تمام عالمِ مثال کی نیرنگیاں ہیں، جب اس دنیا میں نفوسِ کاملہ مختلف اشکال میں ظاہر ہوسکتے ہیں تو عالمِ برزخ میں تو یہ عمل بطریقِ اولیٰ ہوسکتا ہے کیونکہ عالمِ برزخ میں بدنی (مادی) حجابات کے اٹھ جانے کی وجہ سے ان کے اندر یہ قوت اور مضبوط ہو جاتی ہے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ خالد بن سنان والے قصّے میں اُن کی مراد بدنِ مثالی میں واپسی ہے نہ کہ بدنِ عنصری میں۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ قیامت سے پہلے اس دنیا میں روح کا بدنِ عنصری میں لوٹ آنا وہی رجعت ہے جس کے باطل ہونے پر اہل سنّت کا اتفاق ہے۔

کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہو، عارف تدلیات ارواح کو اُن کی مثالی صورتوں میں لانے کے لیے اپنے مقام سے نزول کرسکتا ہے اور اِن تدلیات کی مثال اُن صور کی طرح ہے جو بحالتِ نیند متخیلہ میں آجاتی ہیں، چونکہ آنجناب (حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ) کو عالمِ ارواح میں مکمل تمکّن حاصل تھا، اس لیے تدلیات ارواحِ انبیاء واولیاء اپنے آپ وجودِ مثالی سے آپ پر نزول فرمایا کرتی تھیں۔

منتہائے عابد

فرمایا کہ بیس سال قبل مجھے یہ الہام کیا گیا کہ اگر تُو میری رحمت کی امید پر نماز پڑھتا ہے تو تجھے رحمت سے نواز دیا اور اگر تو میری رضا چاہتا ہے تو میں تجھ سے راضی ہوگیا۔ میں نے عرض کیا کہ بارِ خدایا! میرا مقصود تو بس تعمیل ارشاد ہے، لیکن اب تو معاملہ ہی اور ہے، یہاں آپ نے فرمایا: "الصوفية عبد الظواهر واحرار البواطن" (یہ گروہِ صوفیا احکامِ ظاہری میں غلام اور جہانِ باطن کا شہنشاہ ہے)۔

فرمایا کہ اصحابِ شہود کو عبادت کی تکلیف وریاضت کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ ان پر عبودیت قائم رکھتا ہے اور یہ نفوسِ قدسیہ نفس بلکہ رُوح سے بھی نجات حاصل کر چکے ہوتے ہیں، اس لیے زنا اور شُرب خمر ایسی برائیوں کی طرف اُن کی توجہ نہیں ہوتی، اگر شاذو نادر